مقاماتِ مظہری



تالیف: شاہ غلام علی دہلویؒ ترجمہ تحقیق: محمدؐ اقبال مجددی

اردو سائنس بورڈ، لاہور

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۷۵

مقاماتِ مظہری

احوال و ملفوظات و مکتوبات

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ

۱۱۱۱ھ / ۱۷۰۰ء — ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰ء

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی

اردو سائنس بورڈ

۲۹۹ - اپر مال ○ لاہور

مقاماتِ مظہری

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

غلام علی دہلوی ، شاہ

مقامات_ مظہری (احوال و مقامات ، ملفوظات و مکتوبات حضرت میرزا مظہر جان_ جاناں شہید م ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۰ء_ . . .) لاہور : اردو سائنس بورڈ ،

۱۹۸۳ء

۷۹۲ ص

۱- مظہر جان_ جاناں ، میرزا

۲- سلطنت_ مغلیہ

۳- تصوف ــ ہندوستان

I- محمد اقبال مجددی ، مترجم

II- عنوان

۹۲۲ ۰ ۹۷

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۷۵

طبع اول : جولائی ۱۹۸۳ء

تعداد : ۱۱۰۰

قیمت : -/۸۰ روپے

ناشر : اشفاق احمد
ڈائرکٹر اُردو سائنس بورڈ
۲۹۹ - اپر مال ، لاہور

طابع : محمد زرین خان
مطبع : زرین آرٹ پریس
۶۱ - ریلوے روڈ ، لاہور

آٹھویں فصل

آپ کا حضرت شیخ محمد عابد سے استفادہ

آپ فرماتے تھے اس مقام کے ولایاتِ ثلاثہ [۳۰] ، کیفیات ، علوم اور واردات فضلِ الٰہی سے حضرت سید (نور محمد بدایونی) قدس سرہ سے حاصل ہو گئے اور کمالات ثلاثہ و حقائقِ سبعہ وغیر کا سات سال تک حضرت شیخ سے کسب کیا ۔ اس کے بعد اول سے آخر تک دوسری مرتبہ ایک سال کی سیرِ مرادی سے جمیع مقامات سے گزر ہوا ۔ اور ہر مقام کی کیفیات و حالات کو نئی قوت ملی ۔ اور مقاماتِ عالیہ مجددیہ میں جو ذکر کیفیات ہے ، حاصل ہوا ۔ فرماتے تھے کہ واردات توحید کے ظہور سے اذواق و اشواق کا حاصل ہونا ولایات میں تھا ۔ ان مقامات میں تمام احوال و مواجید زائل ہو گئے اور عشق و محبت کا جوش و خروش جو کہ تجلیات صفات کا مقتضی ہے ، تجلیاتِ ذاتی میں فنا ہو گیا ۔ فقر اور عبودیت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا ۔ اور نسبت عینیت و اتحاد با رابطۂ ظلیت[1] جو کہ دنیا کو اس کے بنانے والے کے ساتھ ثابت کرتے ہیں ، حضرت ذات پاک کے غایت تنزیہ سے مسلوک ہو گئی ۔ یہ تمام شعبدے سکر حال کے غلبے کی وجہ سے تھے ۔ اس مرتبے میں نسبت کے بغیر (مقام) بندگی حاصل نہیں ہوتا ۔ ماللتراب و رب الارباب (مٹی اور رب الارباب میں کیا نسبت !) ۔

اس مقام کے حقائق و معارف (دراصل) عقائد حقۂ اسلام ، شریعت اور احکام ہیں اور اس میں یقین ، اتصال بے کیف ، احوالِ بے رنگ اور لطائفِ نسبت کی فوری ضرورت ہوتی ہے ۔ چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکتوبات میں بیان فرماتے ہیں کہ ان مقامات کے ہر مرتبہ میں بے کیفی و بے رنگی حاصل ہوئی اور مقاماتِ سافلہ میں فیوض

کا ورود بڑے بڑے قطرات والی بارش کی مثل تھا جو اس مقام پر لطیف ہوگیا اور آخر میں شبنم کی شکل اختیار کرگیا۔

آنحضرت (شیخ محمد عابد) کی توجہات کی برکات میں چونکہ نہایت بیرنگی ہے۔ اس لیے ادراک میں بہت کم آتی ہیں۔ بلکہ احوال کے آخر میں آپ کی صحبت شریف میں ایک خاص اسلوب کی صفائی حاصل ہوگئی اور کسی قسم کا ذوق اور کیفیت باقی نہیں رہی۔ کیفیات کی عدم دریافت کے بارے میں میں نے حضرت سے سوال کیا تو فرمایا کہ اس کے بارے میں اندیشہ کو راہ نہیں دینی چاہیے اس میں فیضان الٰہی مسلسل پہنچتا رہتا ہے۔ اگرچہ اپنی نہایت بے رنگی کی وجہ سے ادراک میں نہیں آ سکتا۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک حوض پرنالے سے بھر رہا ہو جب تک وہ خالی رہے گا آواز آتی رہے گی اور پانی کا احساس ہوگا اور جب بھر جائے گا اور پانی پرنالے تک پہنچ جائے گا تو پھر اس میں جو پانی گرے گا اس کی آواز نہیں آئے گی۔

آپ فرماتے تھے حضرت شیخ کی توجہ سے (میری) باطنی نسبت میں اتنی وسعت پیدا ہوگئی کہ نظر کشفی اس کے ادراک سے عاجز تھی اور تسلیکِ مقاماتِ طریقہ کی ایسی قوت حاصل ہوئی تھی جس کا اظہار محض خود بینی اور فخر کرنا ہے۔ نیز فرماتے تھے کہ حضرت شیخ میرے حال پر بہت عنایت فرماتے تھے کہ آپ کے اصحاب میں سے کسی کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہو سکی تھی، مجھے اپنی ضمنیت سے سرفراز فرمایا تھا۔ [۳۱] اور مجھے اپنے فیوض و برکات میں شریک کرکے ایک روز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ رات ہم پر جن کمالاتِ جدیدہ اور فیوض تازہ کا احسان کیا ہے ان کو سابقہ تمام کمالات و واردات پر ترجیح حاصل ہے۔ میں نے عرض کیا ابھی رات باقی تھی کہ ان تمام تفضلات الٰہیہ جو آپ کے باطن پر ہوئے بندہ کو بھی آپ کے توسلِ اتحاد و محبت سے اپنے باطن میں عجیب احوال کا احساس ہوا۔ فرمایا تم سچ کہتے ہو تمہیں میرا ضمنی بنایا گیا ہے، قدرت کا ہر عطیہ و کرامت جس سے مجھے نوازا گیا ہے، اس کا بہت بڑا حصہ اور حظِ کامل تمہیں بھی حاصل ہے۔

آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کو چند اعزاز سے ممتاز کیا تھا۔ ایک یہ کہ کبریٰ کی ضمنیت جو کہ بہت عالی مقام ہے اور یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مختص ہے۔ چنانچہ یہ

حدیث شریف ان معانی پر دلالت کرتی ہے :

ما صب اللہ فی صدری شیئاً الا صببتہ فی صدر ابی بکر[۲] ۔

(اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی میرے سینے میں ڈالی ، میں نے وہ ابوبکر کے سینے میں ڈال دی) ۔

دوسرے یہ کہ جو کوئی بھی حضرت کی قبر کے جوار میں دفن ہوگا جہاں تک حضرت کی نظر کام کرے گی وہ بخشا جائے گا ۔ سوم جو کوئی حضرت کو دیکھے گا وہ بھی بخشا جائے گا ۔ چہارم آپ کی سیر کو مرادی بنا دیا گیا تھا ۔ پنجم یہ الہام ہوا کہ اس وقت آپ کے حلقہ پر تجلی ذاتی فائض ہے ۔ میں (میرزا مظہر) نے عرض کیا کہ الحمدللہ فقیر بھی اس حلقہ میں حاضر ہے تو فرمایا کہ تمھاری سیر کو بھی مرادی بنا دیا گیا ہے ۔ تمھارے حلقہ پر بھی تجلی ذاتی وارد ہے ۔ اس عطیے کا شکر بجا لانا چاہیے ۔

آپ فرماتے تھے میں نے خاندان قادری میں اجازت کے لیے عرض کی تو فرمایا ہم تمھیں اس خاندان کی اجازت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دلواتے ہیں ۔ اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے ۔ میں نے آپ کے حکم کے موجب مراقبہ کیا تو دیکھا کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ عالی میں اصحاب عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں ۔ اور حضرت غوث الثقلین (رحمۃ اللہ علیہ) حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں کھڑے ہیں ۔ حضرت شیخ نے جناب مبارک صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مرزا جانِ جاناں خاندان قادریہ کی اجازت کے امیدوار ہیں ۔ فرمایا کہ اس امر میں سید عبدالقادر سے رجوع کرو ۔ پس انھوں نے حضرت شیخ کے التماس کو قبول کرکے بندہ کو خرقہ تبرکاً عطا کیا اور اجازت سے ممتاز کیا اور مجھے اپنے باطن میں نسبت شریفہ قادریہ کے حالات و برکات کا احساس ہوا اور میرا سینہ اس کے انوار سے لبریز ہوگیا ۔ نقشبندی نسبت میں اضمحلال (وارفتگی) اور ربودگی (شیفتگی) بہت ہے اور قادری نسبت میں صفا اور انوار کی چمک ہے ۔

آپ فرماتے تھے کہ حضرت شیخ [۳۲] نے مجھے طریقۂ قادریہ ، چشتیہ اور سہروردیہ کی اجازت سے بھی سرفراز فرمایا تھا اور خواجہ قطب الدین

نویں فصل

ان مقدمات کا بیان جو اہلِ زمانہ پر آپ کی علوشان واضح کرتے ہیں

آپ فرماتے تھے کہ فارسی قواعد وغیرہ کے رسائل میں نے اپنے والد ماجد سے پڑھے اور کلام اللہ قاری عبدالرسول[1] سے اور علم تجوید و قراءت کی بھی ان سے سند لی۔ مروجہ علم معقول و منقول کی تحصیل اس وقت کے علماء سے کی۔ والدِ ماجد کی وفات[2] کے ناگزیر واقعہ کے بعد حضرت حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ سے کئی علوم کی کتب مبسوطہ پڑھیں۔ علم حدیث و تفسیر کی اسناد بھی آپ ہی سے حاصل کیں۔ تحصیل علوم کے بعد حضرت حاجی صاحب نے اپنا وہ متبرک کلاہ جو کہ آپ نے پندرہ سال تک اپنے عمامہ کے لیچے پہنا تھا، مجھے عنایت فرمایا۔ رات کے وقت میں نے اس کلاہ شریف کو سخت گرم پانی میں ڈالا اور صبح سویرے جب کہ اس کا رنگ شربتِ مغزفلوس (املتاس کا گودا) سے بھی زیادہ سیاہ ہوگیا تو میں نے پی لیا۔ جس کی برکت سے ذہنِ رسا اور طبع ذکاء پیدا ہو گئی، کہ کوئی مشکل کتاب، مشکل نہ رہی۔ مدت دراز تک طالبوں کو علم ظاہری کا درس دیا۔ آخر جب باطنی نسبت کا غلبہ ہوا تو کتاب کا شغل ترک کر دیا۔

فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے [۳۳] غیب سے پکارا مجھے تم سے بہت سے کام لینا ہیں۔ ہدایت خلق اور اشاعت طریقہ سے تمہارا وجود وابستہ ہے۔ اسی لیے افادہ کے وقت باطنی نسبت کے انوار سے صریح طور پر معلوم ہوتا تھا کہ اس کام کے لیے غیب سے تائید و قوت

پہنچ رہی ہے - اور میرا وجود درمیان نہیں ہے :

دو دہان داریم گویا ہمچو نے
یک دہان پنہان است در لب ہای وی

فرماتے تھے کہ فقیر ''ابراہیمی المشرب'' تھا (علیہ السلام) حضرت شیخ نے باطنی تصرف سے ''محمدی المشرب'' (علیہ السلام) بنا دیا - فرماتے تھے کہ ان ایام میں جب کہ آپ نے مجھے حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ و سلم کی بشارت دی اور اس مقام عالی کے انوار میں جب فنا حاصل ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے مقابل تشریف فرما ہیں پھر دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم میری جگہ تشریف فرما ہیں ، اور پھر حبیب خدا صلی اللہ علیہ و سلم کی نشست مبارک پر میں بیٹھا ہوا ہوں پھر دیکھا کہ ہر دو نشستوں پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و سلم تشریف فرما ہیں ، پھر دیکھا کہ ان دونوں جگہوں پر میں ہی بیٹھا ہوا ہوں - یہ فنا و بقا جو ''حقیقتہ الحقائق'' علی صاحبہا الصلوات و التسلیات میں آپ کو حاصل ہوئی آپ (حضرت میرزا مظہر) کے علوشان پر دلالت کرتی ہے -

فرماتے تھے کہ ایک دن میں حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر تھا میرے بارے میں فرمانے لگے - دو آفتاب ایک دوسرے کے مقابل نکلے ہیں - ان کے انوار کی غایت چمک کی وجہ سے ایک دوسرے میں امتیاز باقی نہیں رہا اگر یہ طالبانِ خدا کی تربیت کی طرف متوجہ ہوں تو ایک دنیا کو منور کر دیں -

فرماتے تھے کہ ایک روز انتہائی تواضع (انکساری) کے عالم میں میرے زانو کو بوسہ دیا - اور فرمایا کہ میرے اصحاب میں ان کی مثل کوئی نہیں ہے - ایک روز (حضرت شیخ) فرمانے لگے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و سلم سے تمہیں جو نہایت محبت ہے اُس کی وجہ سے طریقہ کی ترویج تم سے ہوگی - جناب الٰہی سے تمہیں شمس الدین حبیب اللہ کا لقب عطا ہوا ہے -

فرماتے تھے کہ حضرتِ شیخ نے اپنے بعض اصحاب برائے تربیت میرے حوالے کر رکھے تھے[۳] - میں انھیں مقاماتِ طریقہ کی نہایات تک پہنچا کر حضرت کی خدمت میں لے گیا - تو فرمایا کہ ان کے حالات و

اللہ تعالیٰ نے مجھے کشف صحیح عطا کیا ہے کہ روی زمین کے حالات مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں اور وہ (احوال) ہاتھ کی لکیروں کی طرح ہم پر عیاں ہیں ۔ اس وقت حضرت میرزا جانِ جاناں کی مثل دنیا کے کسی اقلیم اور شہر میں کوئی نہیں ہے ، جسے مقاماتِ سلوک کی آرزو ہو وہ ان کی خدمت میں جائے[۴] ۔ چنانچہ ان کے حکم سے حضرت میرزا صاحب کی خدمت میں ان کے اصحاب[۵] استفادہ کے لیے رجوع کیا کرتے تھے ۔ اور انھوں نے میرزا صاحب کے لیے اپنے مکاتیب شریفہ میں اس طرح القاب لکھے ہیں :

> متع المسلمین با فادات قیم الطریقۃ الاحمدیہ و روی ریاض الطریقۃ بتوجہات نفس الزکیہ[۶] ۔
>
> (یعنی) خدائے بزرگ اس قیم طریقہ احمدیہ اور داعی سنن نبویہ کو دیر تک مسلمانوں کو نفع پہنچانے اور مستفید کرنے کے لیے زندہ رکھے ۔ اور خدائے عز و جل اس قیم طریقہ احمدیہ خصوصاً اور طریقہ صوفیہ عموماً جو تجلی انواع فضائل سے آراستہ ہے کو دیر تک سلامت رکھ کر مختلف برکات سب لوگوں پر نازل کرے ۔ آمین[۷] ۔

حاجی محمد فاخر[۸] جو کہ حدیث کے اکابر علماء میں سے تھے کہتے تھے کہ حضرت میرزا مظہر متابعتِ جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم میں شانِ عظیم کے مالک ہیں ۔ چنانچہ میں نے ایک شب دیکھا کہ عراق گھوڑا مع ساز و یراق (کامل ساز و سامان) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازۂ مبارک پر کھڑا ہے ۔ میں نے پوچھا کہ یہ گھوڑا کس کا ہے ؟ کسی نے جواب دیا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کا ہے ۔ جب میں اندر سے باہر آیا تو پھر کسی نے کہا کہ وہ گھوڑا میرزا جانِ جاناں کا ہے ۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ حضرت مظہر کا طریقہ اتباع سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ و سلم (پر مبنی) اور جادۂ صراط [۳۵] مستقیم میں راسخ قدم ہے ۔

مولوی ثناء اللہ سنبھلی[۹] نے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ کیا میرے پیر و مرشد میرزا صاحب کا طریقۂ ترویج طریقت و تبلیغ احکام شریعت مقبول و محمود ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ''ہاں'' ۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس مقدمہ کی تائید کی ۔

شیخ محمد اعظم۱۰ خلیفۂ حضرت محمد افضل رحمۃ اللہ علیہا فرماتے تھے کہ مجھے حضرت میرزا صاحب کے بارے میں یہ الہام ہوا ہے ۔ ''ہذا رجل لہ شان عظیم ولایقاس علیہ رجل آخر'' (یہ ایک مرد عظیم الشان ہیں جن کی بزرگی کے برابر کوئی نہیں ہے) حضرت خواجہ میر درد۱۱ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے اصحاب میں سے جس کو دیکھتا ہوں وہ عزیزوں کی نسبت سے بہرہ یاب ہے ۔ لیکن ان کے درجات و حالات و مقامات مختلف ہیں ۔

حضرت شیخ عبدالعدل زبیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت طالبانِ خدا کا آپ کی خدمت میں اس قدر اجتماع ہوتا ہے کہ کسی دوسری جگہ نہیں ہوتا ۔ اور اس وقت آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نائب ہیں ۔